سود کی رقم کا کیا کیا جائے؟

مجیب: مولانا ذاکر حسین عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1978

تاریخ اجراء: 25 صفر المظفر 1445ھ / 12 ستمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

سود کی جمع شدہ رقم کسی بھی ضرورت مند کو دے سکتے ہیں؟ یا صرف شرعی فقیر کو ہی دینا ہو گی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سود حرام قطعی ہے، لہذا جس کسی نے بھی سود لیا ہے، اسے چاہیے کہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے، اور آئندہ اس گناہ عظیم سے دور بھاگے، نیز سود کی رقم کا حکم یہ ہے کہ اولاً تو وصول نہ کرے لیکن اگر وصول کر چکا ہے تو جس سے لیا اسے واپس کر دے یا پھر کسی مسلمان شرعی فقیر کہ جو مستحق زکوۃ ہو اسے بغیر ثواب کی نیت سے صدقہ کر دی جائے۔

سود کی رقم کا حکم بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: "جو مال رشوت یا تغنی یا چوری سے حاصل کیا اس پر فرض ہے کہ جس جس سے لیا اُن پر واپس کر دے، وہ نہ رہے ہوں اُن کے ورثہ کو دے، پتا نہ چلے تو فقیروں پر تصدق کرے، خرید و فروخت کسی کام میں اُس مال کا لگانا حرام قطعی ہے، بغیر صورت مذکورہ کے کوئی طریقہ اس کے وبال سے سبکدوشی کا نہیں۔ **یہی حکم سُود وغیرہ عقودِ فاسدہ کا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں جس سے لیا بالخصوص انہیں واپس کرنا فرض نہیں بلکہ اسے اختیار ہے کہ اسے واپس دے خواہ ابتداء تصدق کر دے**، وذلک لان الحرمة فی الرشوة وامثالها لعدم الملک اصلا فهو عنده کالمغصوب فیجب الرد علی المالک او ورثته ما امکن اما فی الربوا واشباهه فلفساد الملک وخبثه واذا قد ملکه بالقبض ملکا خبیثا لم یبق مملوک الماخوذ منه لاستحالة اجتماع ملکین علی شیئ واحد فلم یجب الرد وانما وجب الانخلاع عنه امابالرد واما بالتصدق کما هو سبیل سائر الاملاک الخبیثة" ترجمہ: یہ اس لئے کہ رشوت اور اس جیسے مال میں ملکیت بالکل نہ ہونے کی وجہ سے حرمت ہے

لہٰذا وہ مال رشوت لینے والے کے پاس غصب شدہ مال کی طرح ہے لہٰذا ضروری ہے کہ جس حد تک ممکن ہو وہ مال اس کے مالک یا اس کے ورثاء کو لوٹا دیا جائے، اور جہاں تک سُود یا اس جیسی اشیاء کا معاملہ ہے اس میں حرمت فسادِ مِلک اور خباثت کی بناء پر ہے اور جب ملک خبیث پر قبضہ کرنے کی وجہ سے وہ مالک ہو گیا تو جس سے مال لیا گیا اب اس کی ملکیت باقی نہ رہی، اس لئے کہ ایک چیز پر بیک وقت دو مِلک جمع ہونے محال ہیں لہٰذا مال ماخوذ کا واپس کرنا ضروری نہیں بلکہ اس سے علیحدگی واجب ہے خواہ اسی کو واپس لوٹا یا جائے یا صدقہ کر دیا جائے جس طرح دیگر املاک خبیثہ کا حکم ہوتا ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج23، ص551تا552، مطبوعہ: رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net